## سوال

قرآن وسنت کے خلاف کوئی عمل قبول نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

صوفیہ کے سلسلوں کے مشائخ مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ لوگوں سے وعدے لیتے ہیں۔ بیعت کرنے والا یہ وعدہ کرتا ہے کہ کبھی خیانت نہیں کرے گا۔ وہ اجتماعی طور پر ذکر کرنے کے لئے راتیں متعین کرلیتے ہیں۔ پھر حلقے بنا کر یا صفیں بنا کر بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے اللہ تعالی کے خاص خاص ناموں کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔ مثلاً ''اللہ'' یا ''حی'' ''یا قیوم'' یا ''آہ'' اس دوران وہ دائی بائیں جھومتے ہیں۔ ان کے ساتھ دوسرے افراد کی ایک جماعت ہوتی ہے جو رسول اللہ a کی مدح میں' یا دوسرے انبیائے کرام h یا اولیائے کرام کی تعریف میں مترنم کے ساتھ اشعار پڑھتے ہیں۔ عموماً اس دوران طبلے' دف اور دوسرے ساز بجائے جاتے ہیں۔ بعض حاضرین نقدی کی صورت میں نذرانہ بھی پش کرتے ہیں۔ جسے ''نقطہ'' کہا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ساز ہوتے ہیں نہ دف اور نہ نقطہ۔

پھر یہ نعد خواں یوں بھی کہتے ہیں: ''یا حسین مدد' یا سیدہ زینب مدد' یا سید بدوی مدد' اے میرے نانا رسول اللہ مدد! یا اولیاء اللہ مدد! بعض لوگ سید بدوی' یا جناب حسین' یا سیدہ زینب وغیرہ کے نام کی بکری یا نقد رقم کی نذر بھی مانتے ہیں' بعض اوقات جس بزرگ کی نذر مانی جاتی ہے' اس کے مزار پر بنڈھا ذبح کرتے ہیں اور اس بزرگ کی قبر کے پاس رکھے ہوئے صندوق میں نذر کی رقم ڈالتے ہیں۔ براہ کرم یہ وضاحت فرمائیے کہ یہ سب کام جائز ہیں یا نہیں۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر فرمائے۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان مرد اور عورتیں جناب رسول اللہ a کی بیعت کرتے تھے اور آپ ﷺ سے السام کے مطابق عقیدہ رکھنے اور عمل کرنے کا عہدوپیمان کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ رسول اللہ a انہیں جو ہدایات دیں ان کی تعمیل کریں' یہ ہدایات قرآن مجید ش اور صحیح احادیث میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم اپنی اطاعت کے حکم کے ساتھ ہی دیا ہے بلکہ نبی ﷺ کیا طاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاعت کو اللہ نے خود اپنی اطاعت قرار دیا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی بہت سی آیات سے ظاہر ہے۔ مثلاً ارشاد ربانی تعالیٰ ہے:

وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسولَ فَأُولـٰئِكَ مَعَ الَّذينَ أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيهِم مِنَ النَّبِيّـۧنَ وَالصِّدّيقينَ وَالشُّهَداءِ وَالصّـٰلِحينَ ۚ وَحَسُنَ أُولـٰئِكَ رَفيقًا ﴿٦٩﴾... النساء

''اور جو اللہ تعالیٰ کی اور رسول a کی اطاعت کرے تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالی نے انعام کیا یعنی انبیائ' صدیقین' شہداء اور نیک لوگ یہ بہترین ساتھی (رفیق) ہیں۔''

اور فرمایا :

مَن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ۖ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا ﴿٨٠﴾... النساء

''جو شخص رسول اللہ a کی اطاعت کرے اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے پیٹھ پھیر لی تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا۔''

اور فرمایا :

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاحْذَرُوا ۚ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿٩٢﴾... المائدة

''اور تم اللہ تعالیٰ کا حکم مانو اور رسول اللہ a کا حکم مانو اور ڈرتے رہو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف وضاحت پہنچا دینا ہے۔''

اور اللہ تعالیٰ نے کتاب وسنت کی تعلیمات میں نبی a کی اتباع کو ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت قرار دیا ہے اور ان سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا سبب اور گناہوں کی معافی کا باعث فرمایا ہے۔ ارشاد ربانی تعالیٰ ہے :

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٣١﴾... آل عمران

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو پھر میری پیروری کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا مہربان ہیں۔''

نیز ارشاد ہے :

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ﴿٣٢﴾... آل عمران

''(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے اللہ اور رسول کی اطاعت کرو' پس اگر وہ پھر جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کافروں سے محبت نہیں رکھتا۔''

نبی a سے یہ بات ثابت نہیں کہ آپ نے خلفائے راشدین یا کسی اور صحابی سے اس انداز کی بیعت لی ہو یا وعدہ لیا ہو جس طرح صوفیہ کے مشائخ اپنے مریدوں سے لیتے ہیں کہ وہ اللہ کا ذکر اللہ کے خاص خاص مفرد ناموں سے کریں مثلاً اللہ' حی' قیوم' اور اسے وظیفہ بنا لیں' جسے وہ پابندی سے پڑھیں اور ہر روز یا ہر رات یہ وظیفہ کریں' اور شیخ کی اجازت کے بغیر اللہ تعالیٰ کے کسی اور مقدس نام کا وظیفہ نہ کریں ورنہ ایسا شخص شیخ کا نافرمان اور گستاخ سمجھا جائے گا اور خطرہ ہو گا کہ حق سے تجاوز کرنے کی وجہ سے ان اسماء کے خادم اسے تکلیف پہنچائیں۔ اس کے علاوہ صوفیہ کے ان سلسلوں میں سے ہر سلسلہ کے پیروں کی یہ پوری کوشش ہوتی ہے کہ اپنے مریدوں اور دوسری پیروں کے مریدوں کے درمیان فتنہ فساد کے بیج بوئیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے دین میں تفرقہ ڈال کر الگ الگ فرقے اور جماعتیں بنا دی ہیں۔ ہر کوئی اپنی بدعت کی طرف بلاتا ہے اور اپنے مریدوں کو دوسرے سلسلہ کے پیروں سے عقیدت رکھنے یا ان کی بیعت کرنے یا ان کے سلسہ میں داخل ہونے سے منع کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس قسم کی پابندیاں لگاتے ہیں جو قرآن مجید میں نازل ہوئیں نہ رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمائیں' اس طرح ان پر یہ آیت صادق آتی ہے :

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ۚ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾... الأنعام

''جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور (مختلف) گروہ بن گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے' پھر وہ انہیں بتائے گا کہ وہ کچھ کرتے رہے تھے۔''

رسول اللہ a کے متعلق کہیں مذکور نہیں کہ آپ نے مفرد اسم مثلاً حی 'قیوم 'حق اللہ وغیرہ کے ساتھ ذکر کیا ہو' یا اس کا حکم دیا ہو اسے روزانہ پڑھنے کے لئے وظیفہ قرار دیا ہو اور نہ کہیں یہ مذکور ہے کہ نبی a نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے دوستی رکھنے سے منع کیا ہو بلکہ آپ نے انہیں ایک دوسرے سے دوستی اور محبت رکھنے کا حکم دیا اور ان کی تعریف کرتے ہوئے ان کا یہ وصف بیان فرمایا :

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ 71 ...التوبة

''مومن مرد اور عورتیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ بھلائی کا حکم دیتے' برائی سے روکتے' نماز قائم کرتے' زکوٰۃ دیتے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں' یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت فرمائے گا۔ اللہ یقینا غالب اور حکمت والا ہے۔''

اور نبی اکرم a سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا :

(لَا یُؤمِن أَحَدُکُم حَتَّیٰ یُحِبَّ لِأَخِیهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ)

تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا حتیٰ کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''!

! صحیح بخاری حدیث نمبر : ۱۷۔ صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۷۔ جامع ترمذی حدیث نمبر : ۲۵۱۷۔ کتاب الایمان ابن مندہ حدیث نمبر : ۲۹۵۔

اور یہ بھی ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

(اِیَّاکُم وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکذَبُ الحَدِیثِ' وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَکُونُوا عِبَادَ اللّٰہِ اِخوَانًا)

''بدگمانی سے بچو' سب سے جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ اور جاسوسی نہ کرو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو' ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو (حدیث کا لفظ ''لا یدابروا'' ہے۔ اس کا مطلب بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''چغلی نہ کھاؤ۔'')

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔'' (مسند احمد ج : ۲' ص : ۲۴۵' ۲۸۷' ۳۱۲' ۳۴۲' ۴۶۵' ۴۹۲' ۵۰۷' ۵۱۷' ۵۳۹۔ صحیح بخاری حدیث نمبر : ۵۱۴۳۔)

(۲) چند افراد کا مل کر قرآن مجید کی تلاوت' مطالعہ' تدبر اور اس کے معانی ومطالب پر غور وفکر کرنا ایک ایسا کام ہے جس کی فضیلت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے :

(مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتِ اللّٰہِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰہِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰہُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)

''جو لوگ اللہ کے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرتے اور اس کا مذاکرہ کرتے ہیں ان پر سکینت نازل ہوتی ہے' فرشتے ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ان کا ذکر خیر اللہ تعالیٰ ان (مقرب فرشتوں) میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں۔'' (صحیح مسلم حدیث نمبر : ۲۶۹۹۔)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملی طور پر بھی اس کا مطلب سمجھایا ہے۔ بسا اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تلاوت فرماتے تھے اور مجلس میں حاضر صحابہ کرام سنتے تھے' اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں تلاوت اور ترتیل کی تعلیم دیتے تھے' بسا اوقات آپ کسی صحابی کو قرآن پڑھنے کا حکم فرماتے کیونکہ آپ کو قرآن سننا بہت پسند تھا۔ ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن

مسعود سے فرمایا: ''مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ'' انہوں نے عرض کی: حضور! میں آپ کو سناؤں حالانکہ آپ پر وہ نازل ہوا ہے؟ فرمایا:

(فَاِنِّی اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَہٗ مِنْ غَیْرِی)

''ہاں! میرا جی چاہتا ہے کہ کسی سے قرآن سنوں''

حضرت عبداللہ نے سورۃ النساء میں سے تلاوت شروع کی۔ جب اس آیت پر پہنچے

فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِن کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَہِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ عَلَیٰ ہٰؤُلَاءِ شَہِیدًا ٤١ ...النساء

آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ''اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور آپ کو ان پر گواہ لائیں گے؟''

تو فرمایا' بس کرو دیکھا تو آپ a کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔'' (صحیح بخاری حدیث نمبر: ٥٠٤٩۔ صحیح مسلم حدیث نمبر: ٨٠٠۔ ابی داؤد حدیث نمبر: ٣٦٦٨۔ ترمذی حدیث نمبر: ٣٠٢٧۔)

نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام کو وقفہ دے کر نصیحت کرتے تھے کہ اکتاہٹ پیدا نہ ہو جائے۔ مسجد وغیرہ میں ان کی رہنمائی کے لئے اور انہیں دین کی باتیں سکھانے کیلئے تشریف رکھتے تھے' کبھی کبھار انہیں متوجہ کرنے کیلئے یا کسی خاص نکتہ کی طرف توجہ مبذول کرنے کے لئے ان سے سوالات بھی کرتے تھے۔ پھر جب دیکھتے کہ وہ پوری طرح متوجہ ہیں اور جواب سننے کا شوق بیدار ہو گیا ہے تو جواب ارشاد فرماتے۔ اس طرح وہ مسئلہ انہیں خوب یاد ہو جاتا اور اچھی طرح سمجھ میں آجاتا۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو واقد لیثی سے روایت ہے کہ رسول اللہ a مسجد میں تشریف فرما تھے' آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی بیٹھے تھے کہ اچانک تین آدمی آگئے' ان میں سے دو جناب رسول اللہ ﷺ (مجلس) کی طرف آگئے اور ایک واپس چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ کے قریب آکر وہ دونوں رکے۔ ایک کو (حاضرین کے) حلقہ میں جگہ نظر آئی' وہ وہاں بیٹھ گیا۔ دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی چلا گیا تھا۔ جب رسول اللہ a (زیر بحث مسئلہ پر بات کر کے) فارغ ہوئے تو فرمایا:

(اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ النَّفَرِ ثَلَاثَۃِ؟ اَمَّا اَحَدُھُمْ فَاَوٰی اِلَی اللہِ فَاٰوَاہُ اللہُ' وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْیَا اللہُ مِنْہُ' وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللہُ عَنْہُ)

''میں تمہیں ان تین آدمیوں کی بات نہ بتاؤں؟ ایک نے اللہ کی طرف جگہ چاہی تو اللہ نے اسے جگہ دی۔

یعنی وہ علمی مجلس میں آیا جس میں اللہ کی باتیں ہو رہی تھیں' تو اسے ثواب ملا اور وہ اللہ سے قریب ہو گیا۔

دوسرے نے شرم کی' تو اللہ نے بھی اس سے شرم کی (یعنی اللہ نے اس کی شرم رکھی' اسے ثواب سے محروم نہیں رکھا۔)

اور تیسرے نے اعراض کیا تو اللہ نے بھی اسے اعراض کر لیا۔'' (جب اس نے علم وذکر میں رغبت کا اظہار نہیں کیا تو ثواب اور رحمت سے محروم رہا۔ صحیح بخاری حدیث نمبر: ٦٦' ٤٧٤' صحیح مسلم حدیث نمبر: ٢١٧٦۔)

صحی بخاری میں اور دیگر کتابوں میں حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

(اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَۃً لَا یَسْقُطُ وَرَقُھَا؟ وَاَنَّھَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدِّثُوْنِی مَا ھِیَ؟))

''درختوں میں سے ای درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مومن کی سی ہے' مجھے بتاؤ وہ کونسا درخت ہے؟''

لوگ جنگلوں کے درختوں میں پڑگئے (یعنی مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے شاید فلاں درخت ہے یا فلاں درخت ہے۔)

عبداللہ فرماتے ہیں ''میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (لیکن میں خاموش رہا۔) پھر صحابہ کرام نے عرض کی 'یا رسول اللہ ﷺ! ہمیں بتا دیجئے وہ کونسا درخت ہے؟ فرمایا:

(هِيَ النَّخْلَةُ)

''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

اس کے علاوہ اور بہت سی مثالیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کے 'صحابہ کے ساتھ مل کر ذکر کرنے کی عملی صورت یہ تھی کہ آپ ﷺ انہیں تعلیم دیتے اور ان کی رہنمائی فرماتے' وعظ ارشاد فرماتے' ان کا امتحان لیتے اور فہم و عبرت سے بھرپور تلاوت ہوتی' ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آپ ﷺ نے ہفتہ کے کسی دن یا رات کو خاص کر کے اپنے صحابہ کے ساتھ مل کر با جماعت اللہ تعالیٰ کے کسی مبارک نام کا ذکر اس طرح کیا ہو کہ وہ دائرہ کی صورت میں یا صف بنا کر کھڑے یا بیٹھے ہوں اور نشہ بازوں کی طرح جھومتے ہوں اور نغموں کے سروں' گویوں کے گانوں' دف کی تال' ڈھول کی تھاپ اور سازوں کی آواز پر بے خود ہو کر ناچنے والوں کی طرح تھرکتے ہوں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو کام صوفیہ آج کل کرتے ہیں وہ بدعت اور گمراہی ہے ج سے اللہ تعالیٰ ناراض ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

(مَنْ حَدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ)

جس نے ہمارے دین میں بدعت نکالی جو (اصل میں) اس کا جز نہیں تھی' تو وہ مردود ہے'' متفق علیہ۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ نعت خواں اس طرح کے جو الفاظ کہتے ہیں یا حسین مدد' یا سیدہ زینب مدد' یا بدوی یا شیخ العرب مدد' یا رسول اللہ مدد یا اولیاء اللہ مدد وغیرہ یہ زیادہ برا کام ہے اور اس کا گناہ بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ شراب اکبر میں داخل ہے جس کا مرتکب ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مردوں سے فریاد ہے کہ انہیں بھلائی اور مال دیں' ان کی فریادرسی کریں' ان سے مشکلات اور تکالیف دور کریں۔ کیونکہ یہاں مدد سے مراد فریادرسی اور عطا کرنا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص کہتا ہے ''مدد یا سید بدوی'' یا کہتا ہے ''مدد یا سیدہ زینب'' تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہمیں کچھ خیر عطا فرمایئے اور ہماری تکلیفیں دور کر دیجئے اور بلائیں ٹال دیجئے' اس طرح کہنا شرک اکبر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کائنات کے تمام معاملات وہی چلاتا ہے اور مختلف چیزوں کو اسی نے بندوں کے لئے مسخر کر رکھا ہے۔ اس کے بعد فرمایا:

ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِن قِطْمِيرٍ ١٣ إِن تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ ۚ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ١٤ ...فاطر

''یہ ہے اللہ' تم سب کا پالنے والا' بادشاہی اسی کی ہے اور اس کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ تو کھجور کی گٹھلی کے باریک سے چھلکے کے بھی مالک نہیں' اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار نہیں سنتے ہی نہیں' اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو تمہاری درخواست قبول نہیں کریں گے اور قیامت کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں گے۔ (یعنی کہیں گے کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ یہ لوگ پکارتے اور ہم سے مدد مانگتے رہے ہیں) اور آپ کو خبر رکھنے والے (اللہ تعالیٰ) کی طرح کوئی اور یقینی خبر نہیں دے سکتا۔''

اس آیت میں ان کے پکارنے کو شرک کہا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّن يَدْعُو مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ٥ وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ كَافِرِينَ ٦ ...الأحقاف

''اس سے زیادہ گمراہ کون ہو سکتا ہے جو اللہ کے سوا ایسے (معبود) کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کرے۔ وہ (معبود) تو ان (پکارنے والوں) کے پکارنے سے بے

خبر ہیں اور جب لوگ اٹھائے جائیں گے تو وہ ان کے دشمن بن جائیں گے اور ان کی عبادت کا انکار کردیں گے۔''

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ کے سوا جن انبیاء واولیاء کو پکارا جاتا ہے وہ پکارنے والوں کی نداؤں سے بے خبر ہیں اور کبھی ان کی درخواست قبول نہیں کرسکتے۔ قیامت کے دن وہ ان پکارنے والوں کے دشمن بن جائیں گے اور اس بات سے انکار کردیں گے کہ ان مشرکوں نے کبھی ان بزرگوں کی پوجا کی ہو۔ (یعنی صاف کہہ دیں گے کہ تم نے ہماری پوجا نہیںکی تھی' ہمیں بالکل علم نہیں۔) ایک اور مقام پر ارشاد ہے :

أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ١٩١ وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ١٩٢ وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ ١٩٣ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ١٩٤ ...الأعراف

'کیا یہ لوگ ان کو شریک کرتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود پیدا کیئے جاتے ہیں۔ وہ ان (مشرکوں) کی مدد نہیں کرسکتے نہ وہ خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ اگر تم ان (مشرکوں) کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمہاری پیروی نہیں کرتے' تمہارے لئے برابر ہے کہ انہیں پکارو یا خاموش رہو۔ (اے مشرکو!) جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں' تو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری درخواست قبول کریں۔ (پھر کیوں وہ تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے؟'')

دوسرے مقام پر فرمایا :

وَمَن يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهُ بِهِ فَإِنَّمَا حِسَابُهُ عِندَ رَبِّهِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ١١٧ ...المؤمنون

''جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو بھی پکارتا ہے اس کے پاس اس کوئی دلیل نہیں' تو اس کا حساب اس کے رب کے پاس ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کافر فلاح نہیں پائیں گے۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کو چھوڑ کر مردوں وغیرہ کو پکارتا ہے' اسے فلاح نصیب نہیں ہوگی کیونکہ وہ غیر اللہ کو پکار کر کفر کا ارتکاب کرچکا ہے۔

اور رہی آپ کی چوتھی بات تو ایسے کام کی نذر ماننا جن سے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل ہوتی ہے' یہ بھی عبادت ہے۔ مثلاً جانور ذبح کرنے اور نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کی نذر ماننا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی نذر پوری کرنے والے کی تعریف کی ہے اور اسے اجر و ثواب دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ ٧ ...الانسان

''وہ نذر پوری کرتے ہیں''

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ٢٧٠ ...البقرة

''تم جو کچھ خرچ کرتے ہو یا جو نذر مانتے ہو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔''

لہٰذا جو شخص کسی ایسے کام کی نذر مانے جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے تو اس پر اس کی نذر کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے اور جو شخص اللہ کے لئے جانور ذبح کرنے کی نذر مانے وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے' اس نذر کا پورا کرنا حرام ہے' اس کا فرض ہے کہ شرک سے اور تمام شرکیہ اعمال سے توبہ کرے۔ ارشاد ربانی ہے :

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ١٦٢ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ ١٦٣ ...الأنعام

''(اے پیغمبر!) فرمادیجئے! بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میہری موت (سب کچھ) اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم

ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔''

نیز فرمان الٰہی ہے:

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾... الكوثر

''ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا ہے۔ لہٰذا اپنے رب کے لئے نماز ادا کیجئے اور قربانی کیجئے۔''

لہٰذا مسلمان کا فرض ہے کہ کتاب اللہ کی پیروی کرے' جناب رسول اللہ کے طریقے پر چلے' اور اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق اس کی عبادت کرے' دعا صرف اسی سے کرے اور باقی تمام عبادتیں بھی۔ مثلاً نذر' توکل' اور سختی نرمی ہر حال میں اسی کی طرف رجوع کرنا' خالص اسی کے لئے انجام دے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

# فتاویٰ دارالسلام

## ج1

## محدث فتویٰ